شوہر کا مہر معاف کروانا

مجیب: مولانا ذاکر حسین عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1979

تاریخ اجراء: 25 صفر المظفر 1445ھ / 12 ستمبر 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

والدین کی طرف سے مہر کی رقم جو مقرر ہوئی، نکاح کے بعد لڑکا لڑکی باہمی رضامندی سے وہ رقم کم کر سکتے ہیں؟ والدین نے بہت زیادہ مہر مقرر کیا ہو، جس کی وجہ سے شوہر بیوی کے حقوق پورے نہ کر پا رہا ہو، اور میاں بیوی دونوں چاہتے ہوں کہ مہر کی رقم کو کم کر دیا جائے، تاکہ جلدی مہر ادا ہو جائے، تو کیا شرعاً اس کی گنجائش ہے؟ نیز اگر عورت چاہے تو مہر کی رقم شوہر کو معاف کر سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مہر عورت کا حق ہے اور جتنا مہر نکاح میں مقرر ہوا، شوہر پر اس کی ادائیگی لازم ہے اور مہر زیاد مقرر ہونے کی وجہ سے عورت کو پریشان کرنا تاکہ وہ مہر معاف کرے یا کم کرے ہرگز درست نہیں۔ البتہ اگر عورت عاقلہ بالغہ ہے اور اپنی خوشی سے مہر معاف کرے تو وہ اس کا حق رکھتی ہے۔ لیکن شوہر کا معاف کروانا کچھ مناسب نہیں اور اس پر جبر کرنا اور مختلف حیلے بہانوں سے اسے تکلیف پہنچانا تو ہرگز روا (جائز) نہیں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:﴿وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓـًٔا مَّرِیْٓـًٔا﴾ترجمہ کنز العرفان: ”اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو پھر اگر وہ خوش دلی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں تو اسے پاکیزہ، خوشگوار (سمجھ کر) کھاؤ۔“ (القرآن الکریم، پارہ4، سورۃ النساء، آیت:04)

اس آیتِ مبارکہ کے تحت صدر الافاضل مولانا مفتی نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ”عورتوں کو اختیار ہے کہ وہ اپنے شوہروں کو مَہر کا کوئی جزو ہبہ کریں یا کل مہر مگر مہر بخشوانے کے لیے انہیں مجبور کرنا، ان کے ساتھ بد خلقی کرنا نہ چاہیے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ﴿طِبْنَ لَكُمْ﴾ فرمایا جس کے معنیٰ ہیں: دل کی خوشی سے معاف کرنا۔“ (تفسیر خزائن العرفان، سورۃ النساء، آیت 04، ص 153، مکتبۃ المدینہ)

مہر معاف ہونے کے لیے عورت کی رضامندی ضروری ہے، جبری مہر معاف کرانا درست نہیں، جیسا کہ فتاوی عالمگیری میں ہے: ”وان حطت عن مہرھا صحّ الحط کذا فی الھدایۃ ولا بد فی صحّۃ حطّھا من الرضا حتی لو کانت مُکرَھۃً لم یصحّ “یعنی عورت نے اپنا حق مہر معاف کر دیا، تو یہ ٹھیک ہے، بشرطیکہ اس کی مکمل رضامندی ہو، یہاں تک کہ اگر مجبور ہو کر معاف کیا، تو معاف نہیں ہو گا۔ (الفتاوی الھندیۃ، ج1، ص313، مطبوعہ: پشاور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net